Misconception: Islam and The Quran promotes slavery

غلط فہمی : اسلام اور قرآن غلامی کو فروغ دیتے ہیں۔

پس منظر : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب مسلمان علاقے کو فتح کرتے تھے تو اکثر غلاموں کو ساتھ لے جایا جاتا تھا یا یہ کہ اسلام میں غلام بنانے کی اجازت ہے۔

جب قرآن نازل کیا گیا تھا ، تب پورئے عرب دنیا میں غلام بنانا ایک وسیع پیمانے پر موجود تھا ، پس ، یہ ناقابل عمل اور نقصان دہ ہوتا کہ غلاموں کی تجارت پر فوری طور پر پابندی لگا دی جاتی ، تمام غلاموں کو بےروزگاری \ غربت پر مجبور کیا جاتا۔ قرآن نے غلامی کے خلاف تمام اقسام کے امتیازی سلوک کے خلاف جدوجہد کر کے لوگوں کا دل جیتنے کا ایک بہتر نفسیاتی طریقہ کار استعمال کیا اور اس کی جگہ انسانی عظمت اور مساوات اور غلاموں کو آزاد کرنے کی حوصلہ افزائی پر بہت زیادہ زور دیا۔

" اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی ؟ پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا ۔ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ؟ کسی بندئے کی گردن چھڑانا۔ یا بھوک کے دن کھانا دینا----- [90 : 10 – 14]

" کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ ہاں اصل نیکی یہ کہ، ایمان لائے اللہ پر، اور قیامت، اور فرشتوں، اور کتاب، اور پیغمبروں پر؛ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دئے، رشتےداروں، اور یتیموں، اور مسکینوں، اور راہگیر، اور سائلوں کو، اور گردنیں چھڑانے میں-----

[2 : 177]

قرآن میں مختلف قسم کے جرائم کے لیے جرمانے کی فہرست ہے جیسے کہ غلاموں کو آزاد کرنا ، اس کے لیے 4 : 92 ، 5 : 89 ، 58 : 3 ملاحظ فرمائیں۔ یہ کیمیونٹی \ اجتماعی خیراتی اداروں کی طرف بھی اشارہ کرتی ہیں جو کہ غلاموں کو آزاد کرنے میں اہم کردار اداء کرتے ہیں۔

" زکوۃ انھیں لوگوں کے لیے ہے محتاج، اور نرئے نادار ،اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں، اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے، اور گردنیں چھڑانے، اور قرضداروں کو، اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ یہ ٹھرایا ہوا ہے اللہ کا، اور علم و حکمت والا ہے ۔ " [9 : 60]

قرآن مجید میں صرف جنگ کے دوران قیدی بنانے کے لیے اس طریقے کار کا ذکر کیا گیا ہے (اس کے لیے بہتر اصطلاح " جنگ کے قیدی " نہ کہ غلام) ، اس کے بعد انھیں آزاد کر دیا جائے گا یا فدیہ لیا جائے گا، جبکہ ان کو اپنے پاس رکھنے کا اختیار نہیں ہے:

" تو جب کافروں سے تمھارا سامنا ہو (میدان جنگ میں) تو گردنیں مارتا ہے، یہاں تک کہ جب انھیں خوب قتل کر لو، تو مضبوط باندھو۔ پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دئے۔ بات یہ ہے، اور اللہ چاہتا، تو آپ ہی ان سے بدلہ لیتا۔ مگر اس لیے کہ تم میں ایک کو دوسرئے سے جانچے ،اور جو اللہ کی راہ میں مارئے گئے، اللہ ہر گز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ۔" [47 :4]

مندرجہ بالا آیت میں ، دلچسپ بات یہ ہے کہ ، جنگ کے دوران دشمنوں کو قتل کرنے کی بجائے قیدی بنانے کو ترجیح دی جاتی ہے :

قرآن کی مندرجہ بالا تمام آیات پر غورو فکر کرنے سے، یہ واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے ، کہ اس نے بتدریج غلاموں کی تعداد کو کم کیا اور بالآخر غلامی کو ختم کر دیا۔